سوال

اگر کسی شخص کے بارے میں علم ہو کے وہ سود کا کام کرتا ہے، تو کیا اُس کے گھر سے پانی پینا یا کچھ کھا لینا ٹھیک ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بہت سی قرآنی آیات اور احادیث میں سود لینے سے منع کیا گیا ہے بلکہ سود لینے کو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ قرار دیا گیا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَروا ما بَقِيَ مِنَ الرِّبا إِن كُنتُم مُؤمِنينَ فَإِن لَم تَفعَلوا فَأذَنوا بِحَربٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسولِهِ وَإِن تُبتُم فَلَكُم رُءوسُ أَموالِكُم لا تَظلِمونَ وَلا تُظلَمونَ (البقرة:278-279).

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی ہے چھوڑ دو، اگر تم مؤمن ہو۔ پھر اگر تم نے یہ نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑی جنگ کے اعلان سے آگاہ ہو جاؤ، اور اگر توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تم ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُؤْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ»، وَقَالَ: «هُمْ سَوَاءٌ» (صحیح مسلم، المساقاة:1598).

''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود لکھنے والے، اور سود کے گواہ بننے والوں پر لعنت فرمائی ہے، اور فرمایا: یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔''

E اس لیے سود خور پر واجب ہے کہ وہ اپنے اس گناہ سے فورا توبہ کرے، جو کچھ ہو چکا اس پر ندامت کا اظہار کرے، اور پختہ عزم کرے کہ آئندہ ایسے عظیم گناہ اور جرم کا ارتکاب نہیں کرے گے جو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف اعلان جنگ کے مترادف ہے۔

E سود سے حاصل ہونے والا مال اگر اس شخص کو دینا ممکن ہو جس سے وہ لیا گیا ہے تو اسے واپس کیا جائے گا، خود انسان کے لیے اسے کھانا جائز ہے۔

E توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ سود سے حاصل شدہ دولت سے ایسے افراد کی مدد کر دے جو سود میں پھنسے ہوئے ہوں۔ انتہائی مجبور، لاچار فقراء ومساکین جن کا کوئی اور وسیلہ نہیں ہے ان کی بھی اس دولت سے معاونت کی جا سکتی ہے۔

رہی بات سود خور کے گھر سے کچھ کھانا یا پینا، تو اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ اگر اس کی ساری آمدنی ہی سودی کاروبار کی ہے تو اس کی دعوت قبول کرنے اور اس کے ہاں کھانے پینے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر بامر مجبوری اس کے گھر سے کھانا پینا پڑ جائے تو اس کی گنجائش ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے یہودیوں کا کھانا وغیرہ کھایا، حالانکہ یہود سودی کاروبار کیا کرتے تھے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو کی روٹی اور پرانا روغن لے کر دعوت کی تھی۔ (مسند احمد: 13860) (صحیح)

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ